

ترجمہ

إِعْلَامُ الْإِعْلَامِ بِحُكْمِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

از ابوالفضل

امام جلال الدین سیوطی

بنام

إِعْلَامُ أَرْبَابِ الْعُقُولِ بِشُغْلِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ النُّزُولِ

المعروف

نزول کے بعد عیسیٰ کے مشاغل

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

مترجم

محمد فیض احمد اویسی رضوی



www.fazahmedowaisi.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

اما بعد! یہ رسالہ جلال الملت والدین امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ "إِعْلَامُ الْإِعْلَامِ بِحُكْمِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ" کا ترجمہ مع معمولی اضافات از اویسی غفرلہ ہے۔ اس کا آغاز کراچی باب المدینہ میں اور اختتام کوئٹہ بلوچستان میں ہوا۔ اس کے اکثر مضامین بحالت سفر تحریر میں آئے اس کا نام حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ کے مطابق "أَعْلَامُ أَرْبَابِ الْعُقُولِ بِشُغْلِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ النُّزُولِ" رکھا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

مدینہ کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۳ ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ

بہاول پور۔ پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَآوَلِيَاءِ اُمَّتِهِ الْكَامِلِيْنَ

وَعَلَّمَآءِ مِلَّتِهِ الرَّاسِخِيْنَ

ابا بعد! اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قُربِ قیامت میں تشریف لائیں گے تو کیا وہ اس اُمت میں اپنی شریعت پر عمل کریں گے یا حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کے تحت احکام جاری کریں گے۔ اگر وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کے تحت عمل فرمائیں گے تو ان کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ کیا مذہبِ اربعہ میں سے کسی ایک مذہب کی پیروی پر یا خود اجتہاد فرمائیں گے۔ خود اجتہاد کریں گے تو کیا انہی ادلہ سے جن ادلہ سے سابق مجتہدین نے استنباط کیا۔ اگر وہی طریقہ نقل ہوگا اس جو امتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے یا بذریعہ وحی احکام جاری کریں گے اگر طریقہ نقل سے ہوگا تو ان کا طریقہ معرفت حدیث کیا ہوگا کہ کون سی حدیث صحیح ہے اور کون سی ضعیف اس معیار کو حفاظ الحدیث سے واضح کریں گے یا ان کا کوئی طریقہ اور ہوگا اگر کہو کہ وہ وحی سے معلوم کریں گے تو وہ وحی کیسی ہوگی وہ وحی معروف ہوگی یا الہام ہوگا یا ان کیلئے کوئی فرشتہ نزول فرمائے گا اگر فرشتہ نازل ہوگا تو وہ کون سا فرشتہ ہوگا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اموال بیت المال میں کیا حکم دیں گے؟ بیت المال کی زمینیں ہونگی اور اوقاف کے اموال بھی ہوں گے۔ یہی طریقہ ہوگا جو اب ہمارے میں مروج ہے یا ان کا طریقہ کچھ اور ہوگا۔ ان تمام سوالات کے جوابات اسی رسالے میں پیش کئے جائیں گے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰی

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالٰی عَلَى حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

الفقیر القادری ابوالصالح فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور دارد کراچی باب المدینہ

کیم ربیع الاول شریف ۱۴۲۳ھ

جواب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لا کر ہمارے نبی پاک ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے اس پر احادیث مبارکہ۔

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"أَنَّ عِيسَى يَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ" یعنی بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے۔

شرح الحدیث: اس حدیث میں دلیل ہے کہ خنزیر کا قتل کرنا واجب ہے کیونکہ یہ نجس العین (کمل جانور نجس) ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کا اسے قتل کرنا رسول

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت مبارکہ پر ہے۔ اس لئے کہ ان کا نزول قرب قیامت میں ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت تا قیامت باقی ہے۔

فائدہ: امام نووی علیہ الرحمہ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے کیلئے نہ ہوگا اور نہ ہی احادیث میں اسکا کوئی ذکر ہے، بلکہ احادیث صحیحہ میں صریح ہے کہ وہ امام عادل ہو کر نزول فرمائیں گے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر احکام کا اجرا فرمائیں گے بلکہ وہ امور جو مرد زمانہ کی وجہ سے لوگوں نے ترک کر دیئے ہوں گے ان کا انجاء فرمائیں گے۔

2. رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَىٰ مِلَّتِهِ، فَيَقْتُلُ

الدَّجَالَ، ثُمَّ إِنَّمَا هُوَ قِيَامُ السَّاعَةِ" (رواہ احمد والبرز والطربرانی)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور آپ کی ملت پر ہونگے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

3. رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "يَلْبَثُ الدَّجَالُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَىٰ مِلَّتِهِ، إِمَامًا مَّهْدِيًّا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَيَقْتُلُ الدَّجَالَ" (رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی البحث بسند جید)

یعنی تمہارے میں دجال جتنا عرصہ اللہ چاہے گا ٹھہرے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور آپ کی ملت پر ہونگے امام ہدایت یافتہ، اور حاکم عادل ہونگے پھر وہ دجال کو قتل کریں گے۔

4. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ،

"يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُؤْمِنُهُمْ، فَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لَنَ حَمْدَهُ، قَتَلَ اللَّهُ الدَّجَالَ وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِينَ" (رواہ ابن حبان فی صحیحہ)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر موجودہ لوگوں کی نماز کی امامت کریں گے جب سر رکوع سے اٹھائیں گے تو کہیں گے اللہ نے حمد سن لی اور اللہ نے دجال کو قتل کر دیا اور اہل ایمان کو غلبہ دے گا۔

شرح الحدیث: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دن نماز میں سَمِعَ اللَّهُ لَنَ حَمْدَهُ کہیں گے اور یہی جملہ قومہ میں کہنا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کا خاصہ ہے جیسا کہ خصائص و معجزات کے ابواب میں ہے۔

5. "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَهْبِطُ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، فَيُصَلِّي الصَّلَوَاتِ وَيَجْمَعُ الْجُمُعَةَ" (رواہ ابن عساکر)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر پانچوں نمازیں پڑھیں گے اور جمعہ وغیرہ قائم فرمائیں گے۔ (رواہ ابن عساکر)

فائدہ: یہ اس بارے میں صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری شریعت پر عمل کریں گے۔ کیونکہ پانچ نمازیں اور جمعہ وغیرہ امت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے نہ تھا۔

6. رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوْلُهَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا" (رواہ ابن عساکر)

یعنی یہ امت کیسے ہلاکت ہو سکتی ہے جبکہ میں اس کے اول میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے آخر میں ہیں۔

7. رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوْلَاهَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا وَالْمُهْدِيُّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي وَسْطِهَا. " (ابن عساکر)

یعنی یہ امت کیسے ہلاکت ہو سکتی ہے جبکہ میں اس کے اول میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر میں اور مہدی جو میرے اہل بیت سے ہیں درمیان میں ہیں۔

جواب سوال نمبر ۲: یہ سوال کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مذاہب اربعہ میں سے کس مذہب پر عمل کریں گے؟ عجیب بلکہ عجیب تر ہے شاید اسکے خیال میں یہ ہے مذاہب صرف ان چاروں پر منحصر ہیں۔ حالانکہ مجتہدین بے شمار ہیں اور ان میں ہر ایک کا اپنا مذہب ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان تمام مجتہد تھے یونہی تابعین اور تبع تابعین وغیرہ میں ان گنت مجتہد تھے گزشتہ چند صدیوں پہلے دس مذاہب مروج تھے اور بیشتر لوگ ان کے مقلد رہے اور ان کی کتب بھی مدون (شائع) ہوئیں وہ دس مذاہب یہ ہیں:

(۱) مذہب امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) مذہب امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۳) مذہب امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۴) مذہب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۵) مذہب سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۶) مذہب الاوزاعی (۷) مذہب اللیث بن سعد (۸) مذہب اسحاق راہویہ (۹) مذہب ابن جریر (۱۰) مذہب داؤد (کل میزان دس)۔

ان میں ہر ایک مذہب کے جید علماء تھے وہ اپنے مذاہب پر فتویٰ دیتے اور فیصلے فرماتے لیکن پانچویں صدی کے بعد ان علماء کے وصال اور عوام کے قصور ہمت (ہمت کی کمی) کی وجہ سے وہ مذاہب بھی معدوم ہو گئے صرف یہی چار باقی مروج رہے اس کے بعد سائل کیسے کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان مذاہب اربعہ میں کس مذہب پر عمل کریں گے۔

علاوہ ازیں عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور نبی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ غیر نبی کے مذہب کی تقلید کرے۔ علماء کرام تو کہتے ہیں کہ ایک مجتہد دوسرے مجتہد کی تقلید نہ کرے۔ جب مجتہد ایک امتی ہو کر تقلید نہیں کر سکتا تو نبی کیسے کسی کی تقلید کرے۔

سوال: تمہاری تقریر سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے اجتہاد پر احکام صادر فرمائیں گے۔

جواب: ایسا نہیں ہے اور نہ ہی تقریر مذکورہ بالا سے یہ ثابت ہوئی ہے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وحی پر حکم فرماتے جو قرآن مجید آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا اسے اجتہاد نہیں کہا جاسکتا۔ یونہی اسے تقلید بھی نبی کہا جائے گا۔

"عیسیٰ علیہ السلام کے احکام صادر کرنے کے طریقے"

"اس کے متعلق تین طریقے ہو سکتے ہیں۔"

طریقہ اول

ہر نبی اپنے زمانہ میں جملہ شرائع سابقہ و لاحقہ (پہلے اور بعد کی تمام شریعتوں) کے علوم و وحی من اللہ علی لسانِ جبرائیل علیہ السلام^(۱)۔

جانتے تھے بعض باتیں ان پر مَرَوَل (آمان سے نازل شدہ) کتاب میں بھی درج ہوتی تھیں۔ اس کے متعلق چند روایات ملاحظہ ہوں:

(۱) ترجمہ: یعنی اللہ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام کی زبان کے واسطے سے۔ (س رضا)

1. احادیث و آثار (اقوال صحابہ) میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی اُمت کو خوشخبری سنائی کہ میرے بعد نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور خبر بھی سنائی کہ ان کی شریعت کے فلاں فلاں مسائل شریعت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف ہوں گے۔

2. وہب بن منبہ نے فرمایا کہ جب اللہ عز و جل نے موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی کا شرف بخشا تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، اے میرے پروردگار! میں نے تو رات میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک بہترین اُمت ایسی ہے جو لوگوں کو امر بالمعروف (نیکی کا حکم) و نہی عن المنکر (برائی سے روک) کرے گی اور اللہ عز و جل پر ایمان لائے گی۔ اے اللہ عز و جل یہ اُمت مجھے عطا فرما۔

اللہ عز و جل نے فرمایا: یہ اُمت تو میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہو چکی۔ پھر عرض کی اے پروردگار! میں تو رات میں ایک ذکر پڑھتا ہوں کہ وہ صدقات کھائیں گے ان کیلئے جائز ہو گا۔ حالانکہ اس سے قبل یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی صدقہ پیش کرتا تو اللہ عز و جل آگ بھیجتا، وہ اسے کھا جاتی، یہ اس کی قبولیت کی نشانی ہوتی۔ اگر صدقہ قبول نہ ہوتا تو آگ نہ کھاتی۔ اے اللہ عز و جل یہ اُمت مجھے عطا کر دے۔

اللہ عز و جل نے فرمایا: یہ میرے حبیب احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی اے پروردگار! میں تو رات میں ایک اُمت کا ذکر پاتا ہوں کہ وہ جب گناہ کا ارادہ کریں گے ان کا گناہ نہ لکھا جائے گا جب تک ارتکاب نہ کریں۔ ارتکاب پھر بھی ایک برائی کا ایک گناہ لکھا جائے گا۔ اگر وہ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ان کی ایک نیکی لکھی جائے گی اگر وہ اس پر عمل کریں گے تو ایک نیکی پر دس سے سات سو گنا نیکیاں لکھی جائیں گی۔ تو اللہ عز و جل نے فرمایا: یہ اُمت میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کر چکا ہوں۔ (دلائل النبوة للبیہقی)

فائدہ: یہ احکام شریعہ امت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہیں جو سابقہ شریعتوں سے مختلف ہیں۔ جو اللہ عز و جل سے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں بذریعہ وحی معلوم کئے ہیں نہ کہ اجتہاد و تقلید سے۔

3. وہب منبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ عز و جل نے زبور میں وحی فرمائی اے ابوداؤد علیہ السلام! عنقریب تمہارے بعد ایک نبی آئے گا اس کا نام احمد، محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہو گا وہ صادق نبی ہو گا۔ ان کیلئے میں نے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔ اس کی اُمت مرحومہ ہے میں نے انہیں نوافل ایسے عطا کئے جیسے انبیاء علیہم السلام کو فرائض۔ ان کا نور انبیاء علیہم السلام کے نور کی طرح ہو گا۔ یہاں تک کہ جب وہ قیامت میں آئیں گے تو ان کے آگے نور ایسے ہو گا جیسے انبیاء علیہم السلام کے آگے نور۔ اور یہ کہ ان پر میں نے نمازیں وضو وغیرہ ایسے ہی فرض کیا جیسے دوسرے انبیاء علیہم السلام پر۔ اور میں نے انہیں جنابت سے غسل فرض فرمایا جیسے انبیاء علیہم السلام پر اور میں نے ان پر حج فرض فرمایا جیسے انبیاء علیہم السلام پر۔

اور میں نے ان پر جہاد ایسے فرض فرمایا جسے انبیاء علیہم السلام پر اے داؤد علیہ السلام! میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی اُمت کو تمام امتوں پر برگزیدہ بنایا اور میں نے انہیں وہ خصلتیں عطا فرمائی ہیں جو ان سے پہلی امتوں کو عطا نہیں کیں۔ میں ان سے خطا و نسیان (بھول چوک) پر مواخذہ نہ فرماؤں گا۔ جب وہ کسی گناہ کا ارتکاب کریں گے، ان کی استغفار سے میں انہیں بخش دوں گا۔ اور وہ کام جو آخرت کیلئے کریں گے میں انہیں خوش کرنے کیلئے ان کا اجر انہیں جلد دوں گا۔ اور میرے ہاں ان کیلئے کئی گناہ زیادہ اجر و ثواب عطا ہے اور جب وہ مصائب و بلاء (ناراض) پر صبر کر کے **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** کہیں گے

تو میں انہیں صلوة و رحمت اور **هُدًى إِلَى جَنَّةِ النَّعِيمِ** (جنت کی طرف ہدایت) عطا کروں گا۔ (رواہ بیہقی فی دلائل النبوة)

4. حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس نعت کا سوال کیا جو تورات میں مندرج تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ تورات میں ہم نے آپ کی نعت لکھی ہوئی دیکھی کہ وہ محمد بن عبد اللہ ﷺ جن کا مولود مکہ معظمہ اور ہجرت گاہ مدینہ طیبہ اور ان کا ملک (بادشاہی) شام ہوگا۔ وہ نہ تو فاش (بخش بنے والے) ہوں گے اور نہ بازار کے چکر لگانے والے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیں گے۔ لیکن وہ درگزر کر کے بخش دیں گے اور ان کی امت اللہ عز و جل کی حمد گزار ہوگی ہر سکھ اور ہر اونچی جگہ پر جاتے وقت اللہ عز و جل کی بڑائی بیان کریں گے اور اپنے اطراف (اعضاء و ضو) کو وضو کیلئے دھوئیں گے اور اپنی کمروں پر ازار بند باندھے ہوگی یعنی شلواریں پہنے گی اور نمازوں میں ایسی صف بندی کرے گی جیسے جہاد پر صف بندی اور ان کی مساجد میں شہد کی مکھی کی طرح ذکر الہی کی وجہ سے ان کی گنگناہٹ ہوگی اور ان کے ذکر کی آوازیں آسمان کے خلاء میں سنائی دیں گی۔
(رواہ الدارمی فی مسندہ)

5. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری صفت انجیل میں احمد، **اَلْمُتَوَكِّلُ** ہے۔ ان کا مؤذن مکہ معظمہ اور ہجرت گاہ مدینہ طیبہ۔ نہ وہ غصہ کرنے والے ہوں گے اور نہ سخت گو۔ نیکی کی جزاء نیکی سے دیں گے برائی کی جزاء برائی سے نہ دیں گے، ان کی امت حمد گزار ہوگی اور وہ شلواریں وغیرہ درمیان یعنی پنڈلیوں تک پہنچیں گے اور اپنے اطراف (اعضاء و ضو) کو وضو کیلئے دھوئیں گے اور ان کی قرآن کی قراتیں ان کے سینوں میں ہوں گی اور جیسے جنگ میں صفیں باندھیں گے یونہی نماز کیلئے صفیں باندھیں گے اور میری رضا و خوشنودی کیلئے قربانیاں کریں گے، راتوں کو اٹھ کر عبادت کریں گے، دن کو کاروبار میں مشغول رہیں گے۔ (رواہ ابو نعیم فی دلائل النبوة)

6. کعب الاحبار نے فرمایا کہ اس امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی صفت اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں ہے کہ وہ بہتر امت ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور اول و آخر کتاب پر ایمان لائیں گے وہ گمراہوں سے و جنگ کریں گے یہاں تک کہ کانے دجال سے لڑیں گے اور اللہ عز و جل کی حمد کرنے والے، سورج کی نگرانی کرنے والے اور حق فیصلہ کرنے والے ہوں گے۔

جب وہ کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے ان شاء اللہ عز و جل یہ کام کروں گا۔ ان میں سے جسے کوئی بزرگی ملے گی تو اللہ عز و جل کی بڑائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اتریں گے تو اللہ عز و جل کی حمد کریں گے۔ پانی مٹی انہیں پاک کرنے والی ہوگی یعنی تیمم کریں گے۔ جگہ ان کیلئے مسجد ہوگی جہاں بھی ہوں جیسا کہ کہا گیا ہے: **مسجد شد روئے زمین ہست رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** (2)

وہ جنابت سے غسل کریں گے ان کا مٹی سے پاک ہونا پانی کی طرح پاک ہونا ہے۔ یعنی جہاں پانی دستیاب نہ ہو گا وہ مٹی سے پاکی حاصل کریں گے یعنی تیمم کریں گے آثار وضوء سے ان کے اعضا چمکیلے ہوں گے۔

فائدہ: یہ تمام امور ہماری شریعت (مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے ہیں جو کہ سابقہ امتوں میں نہ تھے۔ اللہ عز و جل نے انبیاء علیہم السلام پر نازل کردہ کتب میں بیان فرمائے اور احادیث و آثار میں اس سے بڑھ کر ہیں میں نے خوف طوالت سے انہیں ترک کر دیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت: اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام پر نازل کردہ کتب میں یہ بھی بیان فرمایا کہ اُمت مصطفویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی فتنے ہوں گے اور ان کے خلفاء و ملوک کے حالات بھی بیان فرمائے۔ منجملہ ان کے یہ ہیں کہ کتاب اول میں مکتوب (لکھا ہوا) تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال بارش کی سی ہے کہ وہ جہاں بھی واقع ہوتی ہے نفع پہنچاتی ہے۔ (رواہ ابن عساکر)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ تم نے میری صفت تورات میں کس طرح پائی؟ انہوں نے فرمایا کہ تورات میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوہے، زنجیر اور سخت گیر امیر ہوں گے کسی ملامت گر کی ملامت سے خائف نہیں ہوں گے پھر ان کے بعد وہ خلیفہ ہونگے جنہیں اُمت کے ظالم لوگ شہید کریں گے۔

اس کے بعد امت میں آزمائش شروع ہو جائیگی۔ (رواہ ابو نعیم فی الحلیہ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پادری کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم اپنی کتابوں میں ہمارے متعلق کچھ پاتے ہو؟ اس نے عرض کی! ہم اپنی کتابوں میں تمہارے اوصاف و اعمال لکھے ہوئے پاتے ہیں۔

غزوہ صفین کا ذکر: قیس بن خرضہ اور کعب الاحبار ایک موقع پر ہمسفر تھے یہاں تک کہ مقام صفین میں پہنچے۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر غور و فکر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں مسلمانوں کا اتنا خون بہے گا کہ کہیں دوسری جگہ اتنا خون نہ بہا ہو گا۔ قیس بن خرضہ نے کہا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ تو علم غیب ہے کہ جسے اللہ عزوجل نے اپنے لئے خاص فرمایا ہے کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ زمین کی بابت برابر کوئی ایسی جگہ نہیں جس کا ذکر تورات میں نہ ہو۔ تورات وہ کتاب ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اس میں زمین پر جو کچھ گزرا اور جو ہو گا قیامت اس میں سب کچھ لکھا ہوا ہے۔

فضیلت حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ: ہشام بن خالد ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ زمین و آسمان چالیس سال تک حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر روئیں گے۔ (رواہ عبد اللہ بن احمد فی روایات الزہد)

فائدہ: اس موضوع پر بیشمار آثار (روایات) ہیں۔ معجزات کے ذکر میں مَفْصَل (تفصیل کے ساتھ) ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام انبیاء علیہم السلام کو اس امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تمام احکام بیان فرمائے اور انہیں فتنے و فسادات اور دیگر واقعات تمام کے تمام بتائے۔ ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو یہ تمام وحی کے ذریعے معلوم تھے۔ فلہذا انہیں کسی قسم کے اجتہاد و تقلید کی ضرورت نہیں۔

سوال: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کتب سابقہ (پچھلی کتابوں) کی تمام باتیں قرآن مجید میں ہیں۔

جواب: اس میں کیا شک و شبہ ہے۔ اس سے مانع کوئی امر نہیں بلکہ قرآن مجید میں اس کا ثبوت موجود ہے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ (195)

وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ (پ ۱۹، سورہ شعراء، آیت ۱۹۲ تا ۱۹۶)

ترجمہ کنز الایمان شریف: اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لے کر اترا۔ تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ۔ روشن عربی زبان میں۔ اور بے شک اس کا چرچہ اگلی کتابوں میں ہے۔

فائدہ: عبدالرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: وہ کتب کہ جن میں اولین کا بیان ہے بمترین عید القرشی نے **أَوَّلَمْ يَكُنْ لَهُ** آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ، کیا ان کے پاس قرآن نہیں ہے؟ اس میں ہے کہ اسے علماء بنی اسرائیل جانتے ہیں۔ یہ آیت دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کی کتب سابقہ میں جو کچھ تھا قرآن مجید میں موجود ہے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قرآن فہمی: امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت سے سمجھا کہ قرآن کو عربی زبان کے علاوہ دوسری زبان میں پڑھنا جائز ہے اور انہوں نے فرمایا کہ جو کتب سابقہ میں تھا وہ قرآن مجید میں موجود ہے اور کتب سابقہ غیر عربی میں تھیں اور قرآن مجید میں متعدد مقامات میں ہے کہ قرآن اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو قرآن مجید ایسا دعویٰ نہ کرتا۔ چنانچہ فرمایا:

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّئًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ (پ، سورہ مائدہ: ۴۸)

کنز الایمان شریف: اور اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے اور سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر۔

فائدہ: ابن جریج نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ قرآن، سابقہ کتب کا امین (محافظ) ہے جو کتب سابقہ کا مضمون قرآن میں ہے پس اس کی تصدیق کرو ورنہ تکذیب کرو۔ ابن زید نے آیت کی تفسیر میں فرمایا: جو کچھ اللہ عزوجل نے تورات، انجیل اور زبور میں فرمایا اس کی تصدیق کرنے والا قرآن مجید ہے۔ جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ ان کتب کی تصدیق ہے اور جو کچھ قرآن میں مذکور ہے وہ حق ہے۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا: **إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ (۱۸) صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ (پ، سورۃ الاعلیٰ، ع ۱۲، آیت: ۱۸-۱۹)**

کنز الایمان شریف: بے شک یہ اگلے صحیفوں میں ہے ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند کیساتھ بیان کیا ہے کہ جب آیت: **إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ (۱۸) صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ** **مُوسَىٰ** نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید میں ابراہیم و موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحف کا بیان ہے۔

نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سورۃ (اعلیٰ) **صُحُفِ (۳) ابراہیم و موسیٰ (حضرت ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں)** میں بھی ہے۔ نیز ابو حاتم سے روایت کی یہ سورۃ صحف ابراہیم و موسیٰ (حضرت ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں) میں بھی ہے اور اس کی مثل اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی نازل فرمایا۔

نیز عبدالرزاق قتادہ سے روایت کی **إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ** یہ وہی ہے کہ جو اللہ نے اسی سورۃ میں بیان فرمایا۔

نیز ابن ابی تم نے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ **إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ** یعنی کتب الہیہ کا تمام مضمون اس میں ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **أَمْ لَمْ يُنَبِّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ (۳۶) وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ آتَا تَزْوَرَ وَازْدَرَأَ أُخْرَىٰ**

ترجمہ: کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے اور ابراہیم کے جو پورے احکام بجالایا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی۔ (پ ۲۷۔ سورۃ النجم: ۳۶)

فائدہ: ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآنی مضامین کتب سابقہ میں موجود تھے۔ **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ**

اس کی مزید تحقیق فقیر کی تصنیف "نُورُ الْإِيمَانِ فِي أَنْ جَمِيعَ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ" اور "القرآن جامع البیان" میں پڑھے۔

طریقہ دوم

وہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید کے مطالعہ سے وہ تمام امور جو شریعتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے متعلق ہیں معلوم کر لیں گے انہیں احادیث مبارکہ کی طرف قرآن فہمی کیلئے ضرورت بھی نہ پڑے گی۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جملہ امور قرآن فہمی سے طے فرماتے تھے۔ کیونکہ قرآن مجید جمیع احکام شرعیہ کا جامع ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنے اس خاص فہم سے سمجھا جو اللہ عز و جل نے آپ کیساتھ خاص فرمایا۔ پھر اُمت کیلئے اس کی اپنی زبان مبارکہ سے اس کی شرح فرمائی اور امت اس ادراک (حواسِ باطن) سے عاجز ہے جو نبی کو اللہ عز و جل نے ادراک بخشا اور عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں ممکن ہے انہیں بھی وہی ادراک نصیب ہو جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیب ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرآن دانی (نبی): اب ہم وہ دلائل لکھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ثابت ہوں کہ آپ نے جملہ امور شرعیہ کو قرآن مجید سے سمجھا۔

1. امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ، جملہ وہ احکام جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمت کیلئے صادر فرمائے ان سب کو قرآن سے سمجھا۔
2. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں وہی حلال کرتا ہوں جو اللہ عز و جل نے اپنی کتاب میں حلال بتایا اور وہی حرام کرتا ہوں جو اللہ عز و جل نے اپنی کتاب میں حرام بتایا۔
3. امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہ تمام احکام جو امت بیان کرتی ہے وہ سنت کی شرح ہے اور حدیث قرآن کی شرح ہے۔
4. نیز فرمایا کہ دین کا ہر مسئلہ قرآن مجید میں ہے اور قرآن مجید کا ہر مسئلہ ہدایت کی دلیل ہے۔
5. ابن برجان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے، وہ قرآن مجید میں ہے یا کم از کم اس کی اصل میں ضرور ہوگی وہ اصل قریب ہوگی یا بعید ہوگی۔ اسے سمجھا جس نے سمجھا۔ جو محروم رہا وہ محروم رہا۔ یونہی جو فیصلہ فرمایا حکم دیا وہ سب قرآن مجید میں ہے۔
6. جسے اللہ عز و جل نے سمجھ بخشی ہے اسے یہ توفیق ہے کہ وہ ہر شے کا استخراج قرآن مجید سے کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تریسٹھ سال عمر کا استخراج سورہ منافقون سے استنباط کیا ہے فرمایا کہ اس میں ہے: **وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا**

ترجمہ: اور ہر گز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے گا۔ (پ ۲۸۔ سورۃ المنافقون: ۱۱)

اور سورۃ المنافقون کا نمبر تریسٹھ ہے۔ (فلذا اس میں اشارہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال ہے۔)

7. امام مرسى رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرآن مجید نے علوم الاولین والآخرین جمع کئے ہیں کوئی شے نہیں جو قرآن مجید میں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اللہ عز و جل نے قرآنی علوم مخفی رکھے وہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے۔ پھر وہی علوم آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معظم سادات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بیان کئے۔ جیسے خلفاء اربعہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود و ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) یہاں تک کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے اونٹ کی ٹکیل کی رسی گم ہو جائے تو میں اسے قرآن مجید میں پالیتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنے کھڑے ہونے والے ہیں۔ عرض کی گئی کہ فتنوں کا علم کیسے ہوا؟ فرمایا: قرآن مجید سے۔ اس لئے کہ اس میں اولین و آخرین کی خبریں موجود ہیں۔ (رواہ الترمذی)

8. اللہ و جل نے فرمایا: "مَا فَزَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ" **ترجمہ:** ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا۔ (سورۃ الانعام: ۳۸)

9. حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عز و جل کسی شے سے غافل نہیں ہوا اگر کسی شے سے غافل ہوتا تو ذرہ اور رائی کے دانہ اور مچھر سے غافل ہوتا۔ (رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)

10. یہ بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عز و جل نے ہر علم قرآن مجید میں نازل فرمایا اور اس نے ہمیں ہر شے بیان فرمائی لیکن ان علوم کو قرآن سے سمجھنے سے ہمارے عقول و فہوم قاصر ہیں۔

11. حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں تمہیں کوئی حدیث سناتا ہوں پھر اس کی تصدیق قرآن مجید میں پاتا ہوں۔ (رواہ ابن حاتم)

12. حضرت سعید بن جبیر (تابعی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے جو حدیث بھی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہنچی ہے میں نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں پائی ہے۔ (رواہ ابن ابی حاتم)

فائدہ: ان تمام بیانات سے ثابت ہوا کہ تمام شریعت مصطفویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان قرآن مجید میں ہے۔ ہاں اس کا سوائے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی اور اک نہیں کر سکتا۔

فائدہ: بعض علماء کرام نے فرمایا: قرآنی عبارات، عوام کیلئے اور اشارات، خواص کیلئے اور لطائف، اولیاء کرام کیلئے اور حقائق، انبیاء علیہم السلام کیلئے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام رسول اور نبی ہیں۔ اسی لئے وہ شریعت کے احکام قرآن سے بخوبی سمجھیں گے اور انہیں قرآنی احکام پر فیصلہ فرمائیں گے۔ اگرچہ وہ بظاہر انجیل کے مخالف بھی ہوں اور یہی معنی ہے اس حدیث شریف کا: "يُخْطَمُ بِشَرِّ نَبِيٍّ" یعنی وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کا حکم فرمائیں گے۔

فائدہ: یہ دو طریقے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی معرفت کے ہیں اور وہ طریقے مآخذ (حکم اخذ کرنے) کے لحاظ سے قوی ہیں۔

طریقہ سوئم

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے باوجود حضور نبی پاک ﷺ کی امت میں داخل ہونگے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں شامل ہیں۔ کیونکہ بحالت زندگی مومن ہو کر انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی اور تصدیق بھی فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوائے شب معراج کے متعدد بار ہوئی۔ منجملہ ان کے ایک ملاقات کعبہ معظمہ میں ہوئی، چند روایات ملاحظہ ہوں:

1. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اچانک ہم نے ایک چادر اور ایک ہاتھ دیکھا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ ہاتھ اور چادر کس کے ہیں جو ہم نے آنکھوں سے دیکھے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واقعی تم نے دیکھے؟ ہم نے عرض کی! ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں جنہوں نے مجھے ہدیہ سلام پیش کیا۔

2. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے ساتھ مصافحہ کیا لیکن ہم نے نہ دیکھا کہ نامعلوم کس سے مصافحہ فرما رہے ہیں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا سوال کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام تھے کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ وہ چونکہ طواف میں مصروف تھے میں طواف کے ختم کرنے کا منتظر تھا کہ وہ طواف پورا کر لیں تو ان سے ملاقات کروں وہ فارغ ہوئے تو میں نے انہیں سلام کیا۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ ملاقات کے بعد حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ممکن ہے آپ کی شریعت کے احکام بھی حاصل کر لئے ہوں۔ اگرچہ انکی انجیل کے بعض احکام شریعتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بظاہر خلاف ہونگے۔ کیونکہ نبی کو علم تھا کہ وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے اور آپ کی امت میں شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق احکام کا اجراء کریں گے اسی لئے انہوں نے بلا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے احکام حاصل کئے۔

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لو کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول۔ لیکن یاد رکھو کہ وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔

"عیسیٰ علیہ السلام کے احکام صادر فرمانے کے دیگر طرق"

طریقہ چہارم

امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر حکم فرمائیں گے۔ قرآن و حدیث سے استدلال کریں گے لیکن اس میں **مُرْتَجَح** (زیادہ قوی) قول یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بالمشافہ بلا واسطہ فیض حاصل کرتے تھے۔ اسی لئے بعض بزرگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو صحابہ کرام میں داخل کیا ہے۔ یونہی خضر و الیاس علی نبینا علیہم السلام بھی صحابہ میں داخل ہیں۔

فائدہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **تجريد الصحابہ** میں عیسیٰ علیہ السلام کو نبی و صحابی لکھا اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی اور عیسیٰ علیہ السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان میں آخر میں دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں۔

سوال: اموال بیت المال کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کیا فیصلہ ہوگا؟

جواب: دورِ حاضرہ میں بیت المال غیر شرعی قاعدہ پر جاری ہیں اسی لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے برقرار نہ رکھیں گے۔ کیونکہ کوئی نبی غیر شرعی امور کو برقرار نہیں رکھ سکتا۔

فائدہ: آئمہ فرماتے ہیں کہ بیت المال میں وراثت نہیں۔ ہاں انتظامی امور میں وراثت جاری ہو سکتی ہے اور بیت المال کا انتظام اس طرح ہو جیسے دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تھا۔ امام ابن سراقہ اپنے دور ۴۰۰ھ کے متعلق فرماتے ہیں کہ کئی سالوں سے بیت المال میں بد نظمی ہے۔ جب چوتھی صدی کا یہ حال ہے تو اس کے بعد نامعلوم کتنی خرابیاں ہوں گی۔ اور ہمارے دور ۱۴۲۳ھ میں تو اسکے بعد نہایت زبوں حالی (انتہائی خراب) اور ابتری (بد نظمی و بد انتظامی) ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تشریف لائیں گے اور جملہ اسلام میں خرابیوں کو دور فرمائیں گے۔ ظلم سے بھری دنیا کو عدل و انصاف سے معمور فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کی تیار کردہ اسلامی مملکت کے امور کو برقرار رکھیں گے۔ امام مہدی علیہ السلام مسلمانوں کے وہ اموال جن پر شاہانِ زمانہ قابض ہو گئے اور ظلم سے مسلمانوں کے اموال پر قبضہ کیا ہوگا، ان سے چھین کر مسلمانوں میں تقسیم کر دیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام اس تقسیم کو برقرار رکھیں گے۔

حدیث شریف: حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے عجی بادشاہ آئیں گے اور وہ تمہارے اموالِ غنیمت ہڑپ کر جائیں گے۔ (رواہ احمد و برزوالطبرانی و الحاکم فی مستدرک فی صحیحہ)

حدیث شریف: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مہدی (علیہ السلام) اموالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کریں گے اس طرح عمل کریں گے جیسے تمہارے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سنت ہے اور وہ اس طرح سے سات سال زندگی بسر فرمائیں گے۔

سوال: اَوْقَاف (مال وقف) میں کون کون سی خرابیاں ہیں؟

جواب: جس وقف کا مضرت، خیراتی جگہیں ہوں اور اہل اسلام کی مصالح، علماء و حفاظ (قراء)، اولاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقارب، فقراء، مریض لنگڑے لنبجے لوگوں، مسافروں، مدارس و مساجد، حریم و بیت المقدس اور کعبہ معظمہ کا غلاف یونہی دوسرے ایسے مقامات وغیرہ پر خرچ کرنا وقف صحیح ہے اور شریعت کے موافق ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے وقف کو برقرار رکھیں گے۔

غلط وقف: جو بادشاہوں اور وزراء اور افسروں کی عورتوں اور اولاد پر خرچ کرنا غلط وقف ہے اور شریعت کے خلاف ہے۔

طریقہ پنجم

امام سبکی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ طریقہ میری رائے کا اظہار ہے وہ یہ کہ جب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کریں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہی ہر سوال کا جواب پائیں گے اور شریعت میں اس پر کوئی شے مانع (رکنے والی) نہیں بلکہ اس کے چند دلائل موجود ہیں۔

1. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ

"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ لَيَنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَأَجِيبَنَّه."

یعنی قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام آئیں گے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے پکاریں تو ضرور میں

انہیں جواب دوں گا۔ (رواہ ابو یعلیٰ فی منندہ)

2. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لِيَهْبِطَنَّ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا، فَلْيَسْلُكَنَّ فَجَّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، وَلْيَقِفَنَّ عَلَى قَبْرِ يَئِصَى
فَلْيَسْلَمَنَّ عَلَيَّ وَلَا تُرَدَّنَّ عَلَيْهِ."

یعنی اللہ تعالیٰ ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو زمین پر منصف حاکم و امام عادل اُنارے گا۔ وہ ضرور فَجَّ الرَّوْحَاءِ (شارع عام کے رستے) سے حج یا عمرے کو جائیں گے اور ضرور میری قبر پر ٹھہریں گے پس ضرور مجھے سلام کریں گے اور میں ضرور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ (ابن عساکر)

3. نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ظاہری زندگی میں انبیاء علیہم السلام کو کھلم کھلا دیکھتے تھے اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جابا کرتے تھے۔ جیسے پہلے گزرا کہ آپ نے طواف کے دوران عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور حدیث صحیح میں ہے کہ شب معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسیٰ علیہ السلام کو مزار میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اور یہ بھی صحیح حدیث میں ہے کہ "الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ يُصَلُّونَ" یعنی انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

یونہی عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے اور وہ بھی انبیاء علیہم السلام کو دیکھیں گے اور ان سے ان کا اجتماع ہوگا۔ یونہی نبی زندہ ہیں اور ان سے بھی عیسیٰ علیہ السلام ملاقات کریں گے اور ان سے استفادہ و استفاضہ کریں گے اور شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے احکام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بلا واسطہ حاصل کریں گے۔ نیز علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیداری میں زیارت، کرامات اولیاء سے ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعض خوش قسمت لوگ فیوض و برکات بیداری میں حاصل کرتے ہیں اور احکام شریعہ براہ راست حضور علیہ السلام سے سیکھتے ہیں۔ اس مسئلہ پر درج ذیل علماء کرام نے نص فرمائی ہے:

(۱) امام غزالی (۲) امام بارزی (۳) تاج الدین ابن السبکی (۴) امام غفیف یافعی، یہ آئمہ شوافع ہیں۔

(۵) امام قرطبی (۶) ابن ابی جمرہ (۷) ابن الحاج۔ یہ آئمہ مالکیہ ہیں۔ (وغیرہ وغیرہ)

حکایت: یہ ایک ولی کامل کا واقعہ ہے کہ وہ ایک فقیہ کی مجلس میں تشریف لائے فقیہ نے ایک حدیث بیان کی ولی اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث باطل ہے فقیہ نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ ولی اللہ نے فرمایا: "هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واقِفٌ عَلَى رَأْسِكَ" یعنی یہ ہیں حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے سامنے رونق افروز ہیں۔ وہ فرما رہے ہیں: "إِنِّي لَمْ أَقُلْ هَذَا الْحَدِيثَ" یعنی میں نے یہ حدیث (بیان) نہیں فرمائی۔ فقیہ کے سامنے سے پردے ہٹ گئے اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر لی۔

حکایت: حضرت ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب حزب المحر فرماتے ہیں کہ

"وَحُجِّبْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرْفَةً عَيْنٍ مَا عَدَدْتُ نَفْسِي مَعَ الْمُسْلِمِينَ."

یعنی اگر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک لمحہ محجوب ہو جاؤں تو میں خود کو مسلمانوں سے شمار نہیں کرتا۔

انتباہ: یہ عام اولیاء کرام کا حال ہے تو عیسیٰ علیہ السلام تو بڑی شان والے ہیں اُن کیلئے کوئی مشکل نہ ہوگا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے احکام شریعہ حاصل کریں۔ جب چاہیں جہاں چاہیں۔ اس معنی پر نہ اجتہاد کی ضرورت ہوگی اور نہ ہی کسی امام کی تقلید کی حاجت ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں، ان میں بھولنے اور غلطی کرنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک میں زندہ رہوں اور میں انکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ بیان کروں تو وہ میری تصدیق کریں گے۔

فائدہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کی تصدیق کرنا اس کی دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ شریعت کا علم ہوگا۔ انہیں کسی امام سے کسی شے کے بارے میں سوال کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی تصدیق کریں گے اور ان کی صفائی دیں گے کہ انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے صحیح ہے۔ یہ مذکورہ سوال کا آخری جواب ہے۔

سوال: عیسیٰ علیہ السلام جب نزول فرمائیں گے کیا ان پر نزول وحی ہوگا؟

جواب: ہاں ان پر وحی کا نزول ہوگا۔ مندرجہ ذیل احادیث اس کی دلیل ہیں:

☆ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا یہاں تک کہ اس کے دور میں حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام کو اللہ عزوجل مبعوث فرمائے گا۔ جامع مسجد اموی کے سفید منارہ شرقی پر اتریں گے اس حال میں کہ آپ نے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے تشریف لاتے ہی دجال کے پیچھے چل کر اسے پالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ اس کا قتل مقام لہ⁽⁴⁾ کے شرقی دروازہ پر ہوگا اسی دوران عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی کہ اسے عیسیٰ علیہ السلام! میں نے اپنے ایسے بندے بھیجے ہیں جن کے ساتھ جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں، فلہذا آپ میرے بندوں کو پہاڑ پر لیجائیے پھر اللہ عزوجل یا جوج ماجوج بھیجے گا۔ (رواہ مسلم و احمد و الترمذی و ابوداؤد و النسائی و غیرہ)

فائدہ: اس حدیث میں صراحت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر نزول وحی نازل ہوگی۔

وحی بذریعہ جبریل علیہ السلام: یہ وحی لانے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہی ہونگے اور یہ قطعی اور بلا تردد ہے۔ کیونکہ وحی لانا جبرائیل علیہ السلام کی عموماً ڈیوٹی (Duty) ہے۔ کیونکہ وہ اللہ عزوجل اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان سفیر ہیں۔ ایسی خصوصی ڈیوٹی (Duty) کسی اور فرشتے کیلئے نہیں۔ اس کی دلیل حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جبکہ آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ، **جَبْرِیلُ أَمِینُ اللّٰهِ بَیْنَهُ وَبَیْنِ رُسُلِهِ** یعنی جبرائیل علیہ السلام اللہ عزوجل کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان امین ہیں۔ (رواہ ابونعیم فی دلائل النبوة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

فائدہ: ابن سابط نے فرمایا کہ ام الکتاب (قرآن) میں ہر شے کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب کچھ اس میں ہے۔

(رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ و ابوالشیخ ابن حبان فی کتاب العظمة)

جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی (Duty) کی تفصیل: ان جملہ امور کی ڈیوٹی (Duty) تین فرشتوں کے سپرد ہے:

☆ کتب الہیہ اور وحی کی ڈیوٹی (Duty) جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہے کہ وہ انہیں انبیاء علیہم السلام کے ہاں پہنچائیں اور قوموں کی تباہی و بربادی بھی انکے ذمہ ہے۔ اللہ عزوجل جس قوم کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ جا کر انہیں تباہ و برباد کر دو۔ نیز جنگوں میں اللہ والوں کی امداد بھی جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہے۔

میکائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی (Duty) کی تفصیل: ان کے ذمہ بارش برسانا اور کھیتیاں اگانا ہے۔

عزرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی (Duty) کی تفصیل: ان کے ذمہ ارواح قبض کرنا ہے۔ قیامت میں یہ اپنے امور کی ادائیگی کو لوح محفوظ کی لکھائی کے مطابق دیکھیں گے تو برابر پائیں گے بال برابر بھی فرق نہ ہوگا۔

جبرائیل علیہ السلام کا قیامت میں حساب

سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام کا قیامت میں حساب ہوگا۔ کیونکہ آپ اللہ عز و جل اور اس کے پیغمبران عظام کے درمیان امین ہیں۔ (رواہ

ابن ابی حاتم عن عطاء بن السائب)

1. حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان امین ہیں اور میکائیل علیہ السلام اللہ عز و جل سے کُتُب و صُحُف لیتے ہیں اور

حضرت اسرافیل علیہ السلام اس معاملہ میں بمنزلہ حاجب (در بان) کے ہیں۔ (رواہ ابو الشیخ عن خالد بن ابی عمر)

2. کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کونسا رشتہ اللہ عز و جل کے ہاں مکرم تر ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل اور

میکائیل و اسرافیل و ملک الموت علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام۔ جبرائیل علیہ السلام تو صاحب الحرب اور صاحب المرسلین ہیں اور ہر وہ قطرہ جو بارش

کا زمین پر گرتا ہے اس کی ڈیوٹی (Duty) میکائیل علیہ السلام کی ہے، یونہی کھیتی کے ہر پتے کے اُگنے کی ڈیوٹی (Duty) بھی انکے ذمہ ہے اور ملک الموت

علیہ السلام ارواح قبض کرنے پر مقرر ہیں ہر بندہ نیک ہو یا برا، دریا میں ہو یا جنگل میں، ہر ایک کی روح ملک الموت علیہ السلام قبض کرتے ہیں اور

اسرافیل علیہ السلام اسکے اور اللہ عز و جل کے درمیان امین ہیں۔ (رواہ ابو الشیخ عن عکرمہ بن خالد)

فائدہ: ملائکہ میں جبرائیل علیہ السلام اللہ عز و جل کے خادم مشہور ہیں۔ (رواہ ابو الشیخ عن عبد العزیز بن خالد)

3. اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ وہ کئی امر نافذ فرمائے تو وہ حکم لوح محفوظ میں لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ اسرافیل علیہ السلام کے ماتھے پر آواز گونجتی ہے۔ وہ

سراٹھا کر دیکھتے ہیں تو وہ لوح محفوظ میں لکھا پاتے ہیں۔ پھر وہ جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں ایسے احکام کا حکم دیا گیا ہوں۔ جبرائیل

علیہ السلام یہ سن کر حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وحی پیش کرتے ہیں۔ (اخرجه ابن ابی زمنین فی کتاب السنۃ)

4. جب اللہ عز و جل کسی امر کا حکم فرماتا ہے تو وہ الواح میں ہوتا ہے۔ وہ الواح حضرت اسرافیل علیہ السلام کے سامنے لٹکتی ہیں وہ ان میں امر الہی لکھا ہوا

پاتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر حکم سناتے ہیں جبرائیل علیہ السلام وہ حکم سن کر اسی طرح تعمیل فرماتے ہیں جیسے اوپر مذکور ہوا۔ (رواہ ابو الشیخ عن

ابی بکر المذلی)

5. لوح محفوظ عرش سے معلق ہے۔ جب اللہ عز و جل کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ لوح محفوظ میں خود بخود لکھا جاتا ہے۔ پھر لوح حضرت اسرافیل علیہ

السلام کے ماتھے کو کھٹکھٹاتی ہے۔ اسرافیل علیہ السلام اسے دیکھتے ہیں اگر وہ حکم اہل آسمان کے متعلق ہوتا ہے تو وہ حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد

فرماتے ہیں۔ اسی لئے سب سے پہلے حساب لوح محفوظ سے ہوگا۔ جب اسے بلایا جائے گا تو اللہ عز و جل کے خوف سے اس کے کاندھے کانپ رہے

ہوں گے۔ اسے کہا جائے گا تو نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ عرض کرے گی ہاں۔ اس سے گواہ مانگا جائیگا تو وہ اسرافیل علیہ السلام کو گواہ بنا کر پیش کریگی۔ اس پر

اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا کیا تجھے لوح نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ عرض کریں گے ہاں۔

اس پر لوح کہے گی: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانِي مِنْ سُوءِ الْحِسَابِ."

یعنی تمام تعریف اللہ عز و جل کو ہے جس نے مجھے برے حساب سے نجات بخشی۔ (رواہ ابو الشیخ عن ابن سنان)

6. جب قیامت کا دن ہوگا تو اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائیگا۔ خوفِ خدا سے ان کے کاندھے کانپ رہے ہونگے۔ ان سے سوال ہوگا کہ جو حکم لوح نے تمہیں پہنچایا اس کا تو نے کیا کیا؟ عرض کریں گے! میں نے جبرائیل علیہ السلام کو پہنچایا۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ ان کے بھی خوفِ خدا سے کاندھے کانپ رہے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو حکم اسرافیل علیہ السلام نے تم کو پہنچایا اس پر تم نے کیا عمل درآمد کیا؟ عرض کریں گے! میں نے رسل علیہم السلام تک پہنچا دیا۔ اس پر رسل علیہم السلام کو بلایا جائے گا۔ ان سے سوال ہوگا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا جو تمہیں جبرائیل علیہ السلام نے میری طرف سے دیا؟ وہ عرض کریں گے! ہاں یا اللہ! ہم نے لوگوں تک تیرا حکم پہنچا دیا تھا۔ اس مضمون کو اللہ عز و جل نے یوں بیان فرمایا: **"فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ"** (پ ۸۔ سورۃ الاعراف: ۶) **[ترجمہ: تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔]** (اخرجہ ابوالشیخ عن وصیب بن الورد)

7. قیامت میں سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائیگا: کیا تو نے میرا پیغام پہنچایا تھا؟ عرض کر دیجئے! ہاں۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام کو بلایا جائیگا۔ ان سے پوچھا جائے گا، کیا تمہیں اسرافیل علیہ السلام نے میرا پیغام پہنچایا؟ جبرائیل علیہ السلام عرض کریں گے! ہاں۔ اس پر اسرافیل علیہ السلام بری الذمہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ عز و جل جبرائیل علیہ السلام کو فرمائیگا کہ تم نے اس پیغام کا کیا کیا؟ عرض کریں گے! میں نے پیغمبرانِ عظام کو پہنچا دیا۔ اس پر رسل علیہم السلام کو بلایا جائے گا۔ ان سے سوال ہوگا کہ کیا تمہیں جبرائیل علیہ السلام نے میرا پیغام پہنچا دیا؟ وہ عرض کریں گے! ہاں۔ اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام بری الذمہ ہو جائیں گے۔ (الحديث: اخرج ابن المبارك في الزهد)

فائدہ: ان تمام آثار سے ثابت ہوا کہ وحی کا کام صرف اور صرف جبرائیل علیہ السلام کے سپرد ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ وحی حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ جو لوگوں کے ہاں مشہور ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زمین پر نہیں آئے یہ بالکل غلط ہے۔ اس وہم و خیال کی کوئی اصل نہیں اس کے غلط ہونے کے دلائل ملاحظہ ہوں:

"احادیثِ مبارکہ"

1. حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا جنبی غسل کئے بغیر نیند کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ہاں پسندیدہ امر یہ ہے کہ وہ غسل نہ سہی، کم از کم وضو ضرور کر کے سوئے کیونکہ خطرہ ہے کہ اس کی موت کے وقت اس کے ہاں جبرائیل علیہ السلام نہ آجائیں۔

فائدہ: یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ جبرائیل علیہ السلام زمین پر آتے ہیں اور مومن کی موت کے وقت بھی اس کے پاس آتے ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

2. نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ دجال کا مکہ شہر سے گزرے گا تو وہ ایک عظیم شخص کو دیکھ کر پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں میکائیل (علیہ السلام) ہوں اللہ عز و جل نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں دجال کو حرم مکہ میں داخل ہونے سے روکوں۔ پھر وہ مدینہ پاک سے گزرے گا تو وہ ایک عظیم شخصیت کو دیکھے گا تو پوچھے گا آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں جبرائیل (علیہ السلام) ہوں مجھے اللہ عز و جل نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ میں دجال کو مدینہ طیبہ میں داخل ہونے سے منع کروں۔ (رواہ الطبرانی)

3. **تَنْزِيلُ الْمَلَكَةِ وَالرُّوحِ** (5) (قدر: ۵) کی تفسیر میں ضحاک نے فرمایا کہ روح سے یہاں جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں۔ کیونکہ وہ لیلۃ القدر میں ملائکہ سمیت زمین پر نازل ہو کر مسلمانوں کو السلام علیکم کہتے ہیں اور یہ ہر سال ہوتا ہے۔

ازالہ وہم: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام جب نزول فرمائیں گے تو ان پر کوئی حقیقی وحی نازل نہ ہوگی اور نہ ہی وحی الہام ہوگی یہ قول بالکل ساقط و مہمل ہے دلائل ملاحظہ ہوں:

1. یہ قول حدیث صحیح کے خلاف ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائے گا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں ایسے بندوں کو بھیج رہا ہوں جن کے ساتھ جنگ کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے ان بندوں کو جو تیرے ساتھ ہیں پہاڑ کی طرف لے جاؤ۔ (رواہ مسلم وغیرہ ورواہ الحاکم فی المستدرک)

اور فرمایا یہ حدیث **عَلَى شَرْطِ الشَّيْحَيْنِ** (امام مسلم و بخاری رحمہما اللہ کی شرط پر) صحیح ہے اور یہ حدیث پہلے بھی گزری ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صریح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی حقیقی ہوگی نہ کہ وحی الہامی۔

2. ان لوگوں کا خیال اس لئے بھی غلط ہے کہ وحی حقیقی کے نزول پر کوئی مانع شرعی بھی نہیں ہے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت منقطع ہو جائیگی فلماذ وحی کے نزول کا تصور کیا؟

جواب: جو نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کا فرہے۔ اس لئے کہ کسی نبی کی نبوت کبھی منقطع نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ موت کے بعد بھی انقطاع محال (ناممکن) ہے۔ یہ کہنا کہ نبوت کا انقطاع کسی نہ کسی وقت ہو سکتا ہے، کفر ہے۔ نبی سے نبوت کے منقطع ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ ان کی دائمی نبوت کی دلیل ہی اس غلط خیال کے رد کیلئے کافی ہے۔

فائدہ: حضرت امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی لکھا جو ہم نے اوپر بیان کیا۔ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ ہر نبی سے اللہ عز و جل نے عہد لیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جب مبعوث ہوں تو ان کے زمانہ میں ہر نبی کو ان پر ایمان لانا ہو گا اور غلامی کرنی ہوگی اور ہر نبی کو اپنی امت کو وصیت کرنی ہوگی۔ اس میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و احترام اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بلند قدری کی تعظیم و تکریم کی تاکید شدید ہے۔ جیسا کہ یہ امر کسی پر مخفی نہیں اس میں یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے زمانہ میں تشریف لائیں تو وہ ان کے بھی رسول ہوں گے اور ان کی امت کے بھی اس معنی پر آپ کی نبوت جمیع مخلوق کیلئے عام ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب کے رسول ہیں بلکہ ان سے پہلے جو مخلوق گزری ان کے بھی نبی ہیں اور وہ سب آپ کے امتی۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **"بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً"** یعنی میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں۔ اس میں قیامت تک کسی خاص قسم کے لوگوں کی تخصیص نہیں یہاں تک کہ امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں۔ اب اگر آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے زمانہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تو ان تمام انبیاء علیہم السلام اور اگلی امتوں پر واجب ہو گا کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور غلامی اختیار کریں۔

اللہ عزوجل نے ان سے وعدہ لیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کریں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کریں اس اعتبار سے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت ان سب کیلئے معائنات ہے۔ لیکن یہ اس پر موقوف ہے کہ ان لوگوں کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہو جائے۔ یعنی اگر انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہو جائے تو ان پر واجب ہے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کریں۔

اس معنی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں جب تشریف لائیں گے تو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے لیکن اپنی نبوت سے بھی موصوف ہو گئے۔ یہ خیال غلط ہے کہ وہ ایک عام امتی ہو گئے ہاں وہ ایک امتی ہو گئے مگر بایں معنی کہ ان پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہوگی اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر قرآن و سنت کی روشنی میں احکام جاری کریں گے۔ ان کے احکام کے اجراء، امر و نہی وغیرہ کا تعلق بھی تمام امت کے ساتھ ہوگا اور وہ نبی مکرم اپنی نبوت سے بھی بدستور موصوف ہو گئے انکی نبوت میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی۔ یونہی اگر حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکے زمانہ میں یا موسیٰ و ابراہیم و نوح و آدم علیہم السلام کے زمانہ میں مبعوث ہوتے تو وہ انبیاء اپنی نبوت میں بھی بدستور نبی ہوتے اور حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بھی، وہ اپنی امتوں کیلئے بدستور نبی و رسول ہوتے۔ ثابت ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان انبیاء و رسل علیہم السلام کے بھی نبی ہیں اور ان کی امتوں کیلئے بھی۔ کیونکہ آپ کی نبوت **أَعَمُّ وَأَشْمَلُ وَأَعْظَمُ** ہے۔

یہ تمام تقریر امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے اس سے واضح ہوا کہ اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبع بھی ہوں گے اور اپنی نبوت سے متصف بھی اور ان کے پاس جبرائیل علیہ السلام کے چاہنے پر وحی بھی لائیں گے۔

سوال: جس وحی کا ذکر **مسلم شریف** میں ہے کہ، عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوگی اس وحی سے الہام مراد ہے۔

جواب: یہ تاویل صحیح نہیں اسلئے کہ اہل اصول کے نزدیک تاویل یہ ہے کہ، "لفظ کو ظاہر سے دلیل کی بنا پر ہٹایا جائے" اگر دلیل نہ ہو تو وہ تاویل لغو ہوگی اور یہاں کوئی دلیل نہیں بلا دلیل تاویل کی گئی ہے، فلہذا یہ حدیث سے لہو و لعب کرنا ہے اور وہ گمراہی ہے۔

سوال: ہاں دلیل موجود ہے حدیث شریف میں ہے: **"لَا وَحْيَ بَعْدِي"** یعنی میرے بعد کوئی وحی نہیں۔

جواب: ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث باطل ہے۔

سوال: اس پر صحیح حدیث دلیل ہے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **"لَا نَبِيَّ بَعْدِي"** یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جواب: قائل نے جس مقصد کیلئے یہ حدیث دلیل بنائی ہے اسے اس کے موقف سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ کیونکہ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو نئی شریعت لا کر اپنی شریعت کو منسوخ کرے۔ اس حدیث کا شارحین حدیث نے یہی مطلب بیان کیا ہے۔

لطیفہ: اس قائل (کہنے والے) سے پوچھا جائے کیا تم اس حدیث کا مطلب مذکور کے علاوہ کوئی اور لیتے ہو؟ اگر وہ کہے کہ ہاں تو اسے کہا جائیگا اس سے تم پر دو کفر لازم آتے ہیں: (۱) نزول عیسیٰ علیہ السلام کی نفی (۲) عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت کی نفی، یہ دونوں امر کفر ہیں۔

تقریر شیخ الاسلام علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت امام ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے؟ تو کیا وہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور سنت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حافظ ہیں یا علماء سے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل کر کے اجتہاد کریں گے اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

جواب: علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی جواب دیا جو امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دلائل سے ثابت فرمایا اور الحمد للہ عز و جل یہی اہلسنت بریلوی مسلک کا موقف ہے کہ اس بارے میں صریح مضمون تو وارد نہیں ہوا لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے مقام عالی شان کے لائق ہے کہ وہ براہ راست رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استفادہ کر کے امت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وہی احکام نافذ فرمائیں گے جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل ہونگے۔ کیونکہ درحقیقت عیسیٰ علیہ السلام حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب اور خلیفہ ہوں گے۔ (واللہ ورسولہ اعلم۔)

انتباہ: اس کے مطابق بعض منکرین سے یہ بھی کہتے سنا گیا ہے کہ وہ جو احادیث میں وارد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تو صبح کی نماز امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے پڑھیں گے یہ غلط ہے۔ (معاذ اللہ) بلکہ بعض صاحبان نے تو اس کے انکار پر ایک کتاب لکھی اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور امام مہدی امتی اور نبی کی شان بلند اور مقام اعلیٰ ہے یہ ان کی کسر شان (شان میں کمی) ہے کہ وہ ایک امتی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

جواب: منکرین کی یہ عجیب منطق بلکہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ وہ ایک غلط تاویل پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنا متعدد احادیث سے ثابت ہے اور وہ احادیث یہ ہیں:

1. حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو فرماتے سنا اس میں یہ بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت نزول فرمائیں گے تو انہیں لوگوں کے امیر کہیں گے۔ کہ اے روح اللہ علیہ السلام! آگے بڑھئے اور ہمیں نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے کہ اے اس امت کے گروہ! تمہارا بعض تم پر افضل ہے فلما آپ ہی نماز پڑھائیں۔ اس پر امام مہدی علیہ السلام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں گے۔ نماز کی فراغت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کا ہتھیار لے کر دجال کی طرف چل پڑیں گے۔ (رواہ احمد والحاکم فی المستدرک) اور اسے صحیح کہا۔

2. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہو گا جب کہ تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اتریں گے اس وقت تمہارا امام تمہارے میں سے ہو گا۔ (متفق علیہ)

3. رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال خروج کرے گا پھر اس حدیث کو مُفَصَّل بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ اچانک عیسیٰ علیہ السلام لوگوں میں تشریف لائیں گے اس وقت نماز کی اقامت کہی جائے گی اور انہیں کہا جائے گا اے روح اللہ! آگے بڑھ کر نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے: تمہارا کوئی آگے بڑھے اور نماز پڑھائے۔ (رواہ احمد عن جابر بن عبد اللہ)

4. رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اتریں گے اور فرمائیں گے تمہارے میں سے کوئی نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھے۔ انکا امام کہے گا اے عیسیٰ علیہ السلام آپ ہی نماز پڑھائیں وہ فرمائیں گے تم اس کے زیادہ حقدار ہو تمہارے بعض تمہارے بعض پر امیر ہیں اور اس امت میں اللہ عز و جل کے ہاں مکرم ترین ہیں۔ (رواہ ابویعلیٰ عن جابر بن عبد اللہ)

5. حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور اس میں دجال کا ذکر فرمایا حدیث کو مفصل بیان فرما کر اس میں ارشاد فرمایا کہ ان کا امام انہی میں سے ایک صالح انسان ہو گا۔ اندریں اثناء وہ امام انہیں نماز صبح پڑھا رہا ہو گا تو اس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے اور وہ بھی نماز صبح پڑھ رہے ہوں گے تو امام صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر رجعتِ مقسمری کے طور پر ہٹیں گے۔ تاکہ عیسیٰ علیہ السلام

نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام صاحب کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آپ ہی نماز پڑھاتے رہیں آپ کیلئے اقامت کہی گئی ہے۔ تو وہ نماز صبح انہیں کا امام ہی پڑھائے گا عیسیٰ علیہ السلام وہاں سے ہٹ کر فرمائینگے دروازہ کھولو! دروازہ کھولا جائیگا تو اس کے پیچھے دجال موجود ہوگا۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

6. حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جنگ کرتا رہے گا اور وہ تاقیامت غالب رہے گا عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اتریں گے تو فرمائیں گے، امیر اسی امت کا ہونا چاہئے پھر امام صاحب کو فرمائیں گے کہ آپ ہی ہمیں نماز پڑھائیں۔ وہ کہیں گے نہیں! بے شک تمہارا بعض تمہارے بعض پر امین ہے یہ اللہ کی طرف سے اس امت کیلئے اکرام و اعزاز ہے۔

نوٹ: یہ امام حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ (ایسی غفرلہ)

سوال: نبی اجل و اکرم ہوتا ہے وہ اس سے بالاتر ہے کہ وہ کسی امت کے پیچھے نماز پڑھے۔

جواب: یہ سوال غلط ہے اس لئے کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے بزرگ تر ہیں۔ نیز ہر مقام اور ہر مرتبہ میں ان سب سے ارفع و اعلیٰ ہیں۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے اور دوسری بار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ نبی دنیا سے رخصت نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے کسی ایک امت کے پیچھے نماز نہ پڑھے اور یہ بات احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

اب سائل کس منہ سے سوال مذکور پیش کر سکتا ہے۔ مجھے اس انکار پر تعجب نہیں کہ شاید وہ اس مسئلے کو نہ جانتا ہو بلکہ تعجب اس شخص پر ہے کہ جس نے اس موضوع پر رسالہ لکھا جو کافی عرصہ تک اسکی مذمت کا سبب بنا رہے گا۔

فائدہ: مُصَنَّف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ ابن سیرین نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام اسی امت سے ہوں گے اور وہ وہی ہیں جو عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کی امامت کریں گے۔ (6) (واللہ اعلم بالصواب)

فَقَطُّ وَالسَّلَامُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى تَوْفِيقِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

فقیر اویسی غفرلہ نے یہ رسالہ "اعْلَامُ أَرْبَابِ الْعُقُولِ بِشُغْلِ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ النَّزُولِ" کو سنہ بلوچستان بر مکان الحاج چودھری بشیر احمد صاحب ختم کیا۔ جبکہ فقیران دونوں علامہ محمد امجد علی چشتی مدظلہ العالی کاموکی ضلع گو جرانوالہ اور عزیز الی ولد المولوی الحافظ محمد ریاض احمد اویسی سلمہ ربہ کی رفاقت میں جلسہ ہائے میلاد کیلئے بلوچستان حاضر ہوا۔

۲۲ ربیع الاول شریف ۱۴۲۳ھ
بروز سہ شنبہ، قبل صلوٰۃ النہر

(6) یہاں تک کا مضمون جمع اضافہ الحاقی للفتاویٰ للسوئی کے مندرجہ ذیل صفحات سے لیا گیا ہے۔

(الحاقی للفتاویٰ للسویتی، الفتاویٰ الحدیثیہ، کتاب البعث، مبحث النبوات، کتاب الإعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام، 2/ 192، 203، دار الفکر للطباعة والنشر، بیروت۔

لبنان، عام النشر: 1424ھ - 2004م)